

مقالات طاہریہ

(جلد اول)

تالیف

محمد طاہر جاوید مدنی

نظر بد کیا ہے

تصنیف لطیف
محمدطاھرجاویدقادری نقشبندی

امام وخطیب جامع مسجد تاجدین نیو مزنگ لاہور

03004360494

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ و اصحابہ وعلماءملتہ واولیاءامتہ اجمعین اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(کیا کسی کو نظر بد لگ سکتی ھے)

قارئین محترم انسانی جسم اور دیگر اشیاء کو نظر لگنا اس سے بچنے کی تدابیر کرنا اس کا علاج کرنا شرعا" ثابت ہے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کے دس بیٹے بہت خوبصورت اور باکمال تھے کے مصر کے چار دروازے تھے جب دس بیٹے مصر روانہ ہونے لگے تو آپ علیہ سلام کو یہ خدشہ ہوا کہ اگر دس کے دس ایک دروازے سے داخل ہوئے تو ان پر دیکھنے والوں کی نظر لگ جائے گی اس لیے ارشاد فرمایا ترجمہ کنزالایمان اے میرے بیٹو ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جداجدا دروازوں سے جانا

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں اس سے معلوم ہوا کے نظر حق ہے اور اس میں اثر ہے یہ بھی معلوم ہوا نظر بد سے بچنےکی تدبیر کرنا سنت پیغمبر ہے

(رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر لگانے کی کوشش ناکام رہی)

پارہ29 سورہ قلم کی آیت 51 میں ہے

ترجمہ کنزالایمان اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دیں گے جب قرآن سنتے ہیں کہتے ہیں یہ ضرور عقل سے دور ہیں

حضرت علامہ مولانا سیدمحمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرہ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کے دعوی کرکے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہوگئی ایسے بہت سے واقعات ان کے تجربہ میں آ چکے تھے کفار نے ان سے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے اب تک نہ ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور ان کا کسی چیز کو دیکھ کرحیرت کرنا ھی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جدوجہد بی مثل اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بےکار گئی اور اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کردی جائے

(نظر حق ہے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی تو اس پر نظر بڑھ جاتی اور جب تم دھلوائےجاؤ تو دھو دو

حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے اس سے حاصل ہونے والے مدنی پھول پیش خدمت ہیں نظر بد کا اثر برحق ہے اس سے منظور کو نقصان پہنچ جاتا ہے نظر کا اثر اس قدر سخت ہے کی اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظربد کر لیتی کے تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف پہنچا دیتی مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لیے یہ نظربد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی اگر کسی نظر ے کو تم پر شبہ ہو کہ تمہاری نظر اسے لگی ہے اور وہ دفع نظر کے لیے ہاتھ پاؤں دھلوا کراپنے پر چھینٹا مارنا چاہے تو تم برا نہ مانو بلکہ فورا اپنے یہ اعضاء دھو کر اسے دے دو نظر لگ جانا عیب نہیں نظر تو ماں کی بھی لگ جاتی ہے ہمارے ہاں تھوڑی سی آٹے کی بھوسی تین سرخ مرچیں جس کو نظر لگی ہو پر سات بار گھما کر سر سے پاؤں تک پھیر کر آگ میں ڈال دیتے ہیں اگر نذر ہوتی ہے بھس نہیں اٹھتی رب تعالی شفا دیتا ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خوبصورت تندرست بچہ دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دو تاکہ نظر نہ لگے حضرت علی ھشام ابن عروہ جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے ماشاءاللہ لاقوۃالا باللہ علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہریلا پن ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے

(کھیتوں وغیرہ کو نظر لگنے سے بچانے کا نسخہ)

حدیث پاک میں ہے ایک صحابیہ رضی اللہ تعالی عنہا حضور علیہ الصلوۃ وسلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی ہم کسان لوگ ہیں اور ہمیں اپنی کھیتوں پر نظر بد کا اندیشہ رہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتی میں ہڈیاں رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

(نظر بد اونٹ کو دیگ میں اتار دیتی ہے)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک نظر مرد کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے

(نظر جلد لگ جاتی ہے)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے کیا میں انہیں جھاڑ پھونک کر اوں فرمایا ہاں

حضرت مفتی احمد یار خان احمد رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت وضاحت فرماتے ہیں کیونکہ یہ بچے ظاہری باطنی خوبیوں والے ہیں اس لئے لوگ انہیں تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ بچے نظر کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں

نظر کی جولانیاں نہ پوچھونظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے گرے تو خانہ خراب کردے

(موئے مبارک کی برکت سے نظر والے کو شفا مل جاتی)

حضرت سیدنا عثمان بن عبد اللہ بن موہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے گھر والوں نے مجھے پیالہ دے کر ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا جب کسی آدمی کو نظر یا کوئی شے لگ جاتی تو ان کے پاس لگن بھیجتے تھے حضرت ام سلمیٰ

رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ صلاۃ و سلام کا موئے مبارک چاندی کی ڈبی میں رکھا ہوا تھا میں نے ڈبی میں جھانکا تو چند سرخ بالؑ دیکھے

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت جو وضاحت فرمائی ہے اسے حاصل ہونے والے نکات پیش خدمت ہیں اہل مدینہ کو جب کوئی بیماری یا نظر بد یا کوئی اور تکلیف ہوتی تو کسی ایسے برتن میں جس میں کپڑے دھوئے جاتے تھے پانی بھیج دیتے غالبا آپ رضی اللہ عنہا وہ بال شریف مع اس ڈبی کے پانی میں گھول دیتی تھی لوگ وہ پانی پیتے اور شفا پاتے بال کی یہ سرخی خضاب کی نہ تھی بلکہ وہ بال خوشبو میں رکھے گئے یہ رنگ اسی خوشبو کا تھا اس حدیث سے چند فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ حضرات صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف برکت کے لیے اپنے گھروں میں رکھتے تھے دوسرے یہ کہ اس بال شریف کا بہت ہی ادب و احترام کرتے تھے خاص ڈبی یا پونگی بناتے اس میں خوشبو بساتے تھے کیونکہ یہ رنگت خوشبو کی تھی نہ کہ خضاب کی تیسرے یہ کہ صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف کو دافع بلا باعث شفا سمجھتے تھے کہ انہیں پانی میں غسل دے کر شفا کے لئے پیتے تھے کیوں نہ ہو کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض دافع بلا ہو سکتی ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف بدرجہ اولی دافع بلا ہو سکتے ہیں چوتھی یہ کہ صحابہ کرام علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف کی زیارت کرنے جاتے تھے جیسا کہ روایت سے معلوم ہوا نظر بد کے لیے آخری دو قل بھی پڑھ کر دم کر سکتے ہیں نیز یہ دعا بھی بہت مفید ہے

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

آخر میں دعا ہے اللہ تعالی ہماری نظر بد سے حفاظت فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

 Mian Gulam Mustafa Qadri

بد شگونیاں اور توھمات

تصنیف لطیف

محمد طاہرجاویدقادری نقشبندی

الاھداء

میں اپنی اس کاوش کو دنیائے اسلام کی خاتون اول محسنۂ اسلام ملکہ فردوس بریں ام المؤمنین حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاہدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں

گر قبول افتد زہے عزو شرف

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ و اصحابہ اجمعین اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

(منحوس کون)

قارئین محترم کسی جگہ چیز یاوقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں یہ محض وھمی خیالات ہوتے ہیں امام اہلسنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے اسی نوعیت کا سوال کیا گیا کہ ایک شخص کے متعلق مشہور ہے اگر صبح کو اس کی منحوس صورت دیکھ لی جائے یا کہیں کام کو جاتے ہوئے یہ سامنے آجائے تو ضرور کچھ نہ کچھ دقت اور پریشانی اٹھانی پڑے گی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا شرح مطہر میں اس کی کچھ اصل نہیں لوگوں کا وھم سامنے آتا ہے شریعت میں حکم ہے جب شگون بد گمان میں آئے تو اس پر عمل نہ کرو وہ طریقہ محض ہندوانہ ہے مسلمان کو ایسی جگہ چاہیے کہ :اللھم لا طیر الا طیرك ولا خیر الاخیرك ولا الہ غیرك: ترجمہ : اے اللہ نہیں ہے کوئی برائی مگر تیری طرف سے اور نہیں ہے کوئی بھلائی مگر تیری طرف سے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں: پڑھ لے اور اپنے رب جل جلالہ پر بھروسہ کرکے اپنے کام کو چلا جائے ہرگز نہ رکے نہ واپس آئے کسی مسلمان کو منحوس قرار دینے میں اس کی سخت دل آزاری ہے اور اس پر تہمت دھرنے کا گناہ بھی ہوتا ہے

حدیث پاک : نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالی کو ایذا دی

(المعجم الاوسط)

(شگون کی قسمیں)

شگون کا معنی ہے فال لینا یعنی کسی چیز شخص عمل آواز یا وقت کو اپنے حق میں اچھا یا برا سمجھنا اس کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں نمبر1 برا شگون لینا نمبر دو اچھا شگون لینا اچھے شگون کی مثال یہ ہے کہ ہم کسی کام کو جا رہے ہوں کسی نے پکارا یا رشید اے ہدایت یافتہ یا سعید اے سعادتمند ہم نے خیال کیا ہے کہ اچھا نام سنا ہے انشاءاللہ تعالی کامیابی ہوگی جبکہ بدشگونی کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص سفر کے ارادے سے گھر سے نکلا لیکن راستے میں کالی بلی راستہ کاٹ کر گزر گئی اب اس شخص نے یقین کرلیا کہ اس کی نحوست کی وجہ سے مجھے سفر میں ضرور کوئی نقصان اٹھانا پڑے گا اور سفر کرنے میں رک گیا تو سمجھ لیجئے کہ وہ شخص بدشگونی میں مبتلا ہوگیا مفسرشہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے بدشگونی بد فالی لینا حرام ہے

(تفسیر نعیمی)

(بدشگونی کی مختلف شکلیں)

۱:کبھی کسی خاص پرندے یا جانور کو دیکھ کر یا اس کی آواز سن کر بدشگونی کا شکار ہوجاتے ہیں۲: کبھی کسی وقت یا دن یا مہینے سے بدفالی لیتے ہیں۳: کوئی کام کرنے کا ارادہ کیا اور کسی نے طریقہ کار میں نقص کی نشاندہی کر دی تو اس کام سے رک جانے کا کہا تو اس سے بدشگونی لیتے ہیں کہ اب تم نے ٹانگ اڑا دی ہے تو یہ کام نہیں ہو سکے گا ۴: کبھی ایمبولینس کی آواز سے تو کبھی فائربریگیڈ کی آواز سے بدشگونی میں مبتلا ہوتے ہیں ۵: کبھی اخبارات میں شائع ہونے والے ستاروں کے کھیل سے اپنی زندگی کو غمگین اور رنجیدہ کر لیتے ہیں ۶: سیدھی آنکھ پھڑکے تو یقین کرلیتے ہیں کہ کوئی مصیبت آئے گی ۷: کسی بلی کے رونے کو منحوس سمجھتے ہیں تو کبھی رات کے وقت کتے کے رونے کو ۸: پہلا گاہک سودا لیے بغیر چلا جائے تو دکاندار اس سے بدشگونی لیتا ہے ۹: کسی عورت کی صرف بیٹیاں ہی پیدا ہوں تو اس پر منحوس ہونے کا لیبل لگ جاتا ہے خالی قینچی چلانے سے گھر میں لڑائی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ

(دریائے نیل کے نام خط)

دریائے نیل ہر سال خشک ہو جایا کرتا تھا جس سے جہالت کی بنیاد پر لوگ یہ بدشگونی لیتے کے دریا کو جان کی طلب ہے چنانچہ وہ ایک کنواری لڑکی کو عمدہ لباس اور نفیس زیور سے سجاکر دریائے نیل میں ڈال دیتے جس کے بعد دریا جاری ہو جایا کرتا تھا جب مصر فتح ہوا تو ایک روز اہل مصر نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کی کہ اے امیر ہمارے دریائے نیل کی ایک رسم ہے جب تک اس کو ادا نہ کیا جائے دریا جاری نہیں رہتا آپ نے پوچھا وہ کونسی رسم ہے انہوں نے کہا ہم ایک کنواری لڑکی کو اس کے والدین سے لے کر عمدہ لباس اور زیور سے سجاکر دریائے نیل میں ڈالتے ہیں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اسلام میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا اور اسلام پرانی واھیات رسموں کو مٹاتا ہے چنانچہ رسم موقوف رکھی یعنی روک دی گئی یہ دیکھ کر حضرت عمروبن عاص رضی اللہ تعالی عنہ نے امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں تمام واقعہ لکھ بھیجا آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا تم نے ٹھیک کیا ہے بے شک اسلام ایسی رسموں کو مٹاتا ہے میرے اس خط میں ایك رقعہ ھے اس کو دریاے نیل میں ڈال دینا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جب امیر المومنین کا خط پہنچا اور انہوں نے وہ رقعہ اس خط میں سے نکالا تو اس میں لکھا تھا اے دریائے نیل اگر تو خود جاری ہے تو نہ جاری ہو اور اللہ تعالی نے جاری فرمایا ہے تو میں واحد و قہار عزوجل سے عرض کرتا ہوں کہ تجھے جاری فرمادے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی

عنہ نے یہ رقعہ دریائے نیل میں ڈالا تو ایک رات میں۱۶ گز پانی بڑھ گیا اور یہ رسم مصر سے بالکل موقوف یعنی ختم ہوگی (العظمہ شیخ اصبہانی)

(افسوسناک صورتحال)

قارئین محترم دور حاضر میں بھی بہت سے غلط سلط اعتقادات توہمات اور ناجائز رسومات زور پکڑتی جارہی ہیں جن کا تعلق بدشگونی سے بھی ہوتا ہے ان چیزوں کی نشاندہی کی کوشش کرتا ہوں

(ماہ صفر کو منحوس جاننا)

نحوست کے وھمی تصورات کے شکار لوگ ماہ صفر کو مصیبتوں اور آفتوں کے اترنے کا مہینہ سمجھتے ہیں خصوصا اس کی ابتدائی 13 تاریخیں جنہیں تیرہ تیزی کہا جاتا ہے بہت منحوس تصور کی جاتی ہیں وھمی لوگوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ صفر کے مہینے میں نیا کاروبار شروع نہیں کرنا چاہیے نقصان کا خطرہ ہے سفر کرنے سے بچنا چاہیئے ایکسیڈنٹ کا اندیشہ ہے شادیاں نہ کریں بچیوں کی رخصتی نہ کریں گھر برباد ہونے کا امکان ہے ایسے لوگ بڑا کاروباری لین دین نہیں کرتے گھر سے باہر آمدورفت میں کمی کردیتے ہیں اس گمان کے ساتھ کے آفات نازل ہورہی ہیں اپنے گھر کے ایک برتن کو اور سامان کو خوب جھاڑتے ہیں

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفر المظفر کے بارے میں وھمی خیالات کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا صفر کچھ نہیں (بخاری) حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں عوام اسے یعنی صفر کے مہینے کو بلاؤں حادثوں اور آفتوں کے نازل ہونے کا وقت قرار دیتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے(اشعۃ اللمعات)

اسلام میں کوئی دن یا کوئی ساعت منحوس نہیں(مراۃالمناجیح)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ماہ صفر کا آخری بدھ ہندوستان میں بہت منایا جاتا ہے لوگ اپنے کاروبار بند کر دیتے ہیں سیروتفریح و شکار کو جاتے ہیں پوریاں پکتی ہیں اور نہاتے دھوتے خوشیاں مناتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز غسل صحت فرمایا تھا اور بیرون مدینہ طیبہ سیر کے لیے تشریف لے گئے تھے یہ سب باتیں بے اصل ہیں بلکہ ان دنوں میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا مرض شدت کے ساتھ تھا وہ باتیں خلاف واقع ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس روز بلائیں آتی ہیں اور طرح طرح کی باتیں بیان کی جاتی ہیں سب بے ثبوت ہیں(بہار شریعت)

شریعت نے کسی مہینے یا موسم میں نکاح کرنے سے منع نہیں کیا لیکن کچھ نادان مخصوص مہینوں یا دنوں میں شادی کرنے کو منحوس سمجھتیی ہیں ان کو یہ وہم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں جو شادیاں ہوتی ہیں یہ تعلقات اچھے نہیں بنتے اور ان میں وہ الفت و محبت پیدا نہیں ہو پاتی جو خوشگوار گھریلو زندگی کے لیے ضروری ہے امام اہل سنت اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا اکثر لوگ ۳.۱۳.۲۸.۸.۱۸. اٹھائیس وغیرہ تواریخ اور جمعرات اتوار اور بدھ وغیرہ ایام کو شادی وغیرہ نہیں کرتے اعتقاد یہ ھے کہ سخت نقصان پہنچے گا ان کا کیا حکم ہے اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ سب باطل اور بے اصل ہے

خود کو پڑھا لکھا سمجھنے والوں کی بہت بڑی تعداد ستاروں کے اثرات کی اس قدر قائل ہوتی ہے کہ شادی اور کاروبار جیسے اہم فیصلے بھی ستاروں کی نقل و حرکت کے مطابق کرتی ہے ایسے لوگ ستارہ شناسی کا دعوی کرنے والوں کا آسان شکار ہوتے ہیں جو ان کو بیوقوف بنا کر بڑی بڑی رقم بٹورتے ہیں اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک سوال کے جواب میں یوں ارشاد فرماتے ہیں ستاروں میں کوئی سعادت و نحوست نہیں اگر ان کو خود موثرجانے شرک ہےاوران سے مدد مانگے تو حرام ہے ورنہ ان کی رعایت ضرور خلاف توکل ہے

(فتاوی رضویہ)

بہت سے لوگ کاہنوں نجومیوں پروفیسروں اور رمل و جفر کے جھوٹے دعویداروں کے ہاں جا کر قسمت کا حال معلوم کرتے ہیں اپنا ہاتھ دکھا تے فالنامے نکلواتے ہیں پھر اس کے مطابق آئندہ زندگی کا لائحہ عمل بناتے ہیں اس طرز عمل میں نقصان ہی نقصان ہے چنانچہ امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کاھنوں جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا برا دریافت کرنا اگر بطور اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفر خالص ھے اسی کو حدیث میں فرمایا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا اور اگر بطور اعتقاد وتیقن یعنی یقین رکھنے کے نہ ہومگر میل اور رغبت کے ساتھ ہو تو گناہ کبیرہ ہے اسی کو حدیث میں فرمایا اللہ تعالی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر بطور ہزل و استہزاء یعنی ہنسی مذاق کے طور پر ہو تو عبث یعنی بیکار و مکروہ و حماقت ہے (فتاوی رضویہ)

سورج اور چاند گرہن کے بارے میں لوگ افراط و تفریط کا شکار نظر آتے ہیں کہیں تو سورج گرہن کا مخصوص شیشوں کے ذریعے نظارہ کرنے کے لئے پارٹیاں منعقد کی جاتی ہے اور کہیں گرہن کے بارے میں مختلف تصورات اور توہمات پائے جاتے ہیں عرب معاشرے میں بھی سورج اور چاند گرہن کے متعلق عام خیال تھا کہ یہ کسی بڑے واقعہ مثلا کسی کی وفات یا پیدائش پر وقوع پذیر ہوتے ہیں جب دنیا کے نقشے پر اسلام کی انقلابی دعوت ابھری تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام توھمات کو ختم کیا جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ انتقال کرگئے اسی دن سورج گرہن لگا بعض لوگوں نے خیال کیا کہ یہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے غم میں واقع ہواھے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سورج گرھن کی نماز پڑھانے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں گرہن کسی موت اور زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا پس جب تم اسے دیکھو تو اللہ کو پکارو اس کی بڑائی بیان کرو نماز پڑھو اور صدقہ دو (بخاری شریف) آخر میں دعا ہے اللہ تعالی ہمیں بدشگونی جیسی ہلاکت خیز بیماری اور توھمات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے

Mian Gulam Mustafa Qadri

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تصنیف لطیف

محمد طاہر جاوید قادری نقشبندی
(امام وخطیب جامع مسجد تاجدین نیومزنگ لاہور)

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم : قد جا ءکم من اللہ نور وکتاب مبین:ترجمہ:تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب
مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں نور سے مراد حضور علیہ الصلوۃ والسلام ھیں چنانچہ سیدنا امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یعنی بنور محمدا" یعنی نور سے مراد محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جلیل القدر حافظ الحدیث امام ابو بکر عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی المصنف میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان مجھے بتائیے سب سے پہلےاللہ تعالی نے کیا چیز بنائی فرمایا اے جابر بیشک بالیقین اللہ تعالی نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا(فتاوی رضویہ)
حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش بیٹھے ایک دوسرے کے حسب ونسب پر گفتگو کر رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے نسب پر طعن کیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ نے مخلوق بنائی تو مجھے اس کے دو حصوں میں سے بہترحصے میں رکھاپھر قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا پھر گھر اور خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں پیدا کیا چناچہ میں ساری مخلوق سے بہتر ہوں اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے بہتر ہے (ترمذی شریف)
حدیث صحیح میں ھے کہ میں ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام طاھرہ ومصفا کی طرف منتقل ھوا ھوں اور جب بھی اولاد آدم میں دو قبیلے بنے مجھے اللہ نے بہترین قبیلے کی طرف منتقل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں بنی کنانہ کو فضیلت بخشی اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے فضیلت بخشی (صحیح مسلم)
(رحم مادر میں جلوہ گری اور آسمانوں سے ندا)
جس رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے رحم میں جلوہ فرما ہوئے وہ جمعۃ المبارک کی رات تھی رجب کا مہینہ تھااس رات آسمانوں اور زمینوں میں یہ ندا کی گئی جس مخفی نور سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیه وسلم بنائے گئے وہ نور آج رات آمنہ کے پیٹ میں جلوہ فرما ہو گیا اور لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بن کر تشریف لائے گا
(جنت کا دروازہ کھلنا اور قریش کے جانوروں کا کلام کرنا)
جنت کے دربان رضوان کو حکم دیا گیا کہ وہ جنت کا دروازہ کھول دے اس رات ہر چارپائے نے قریش سے کلام کرتے ہوئے بتایا کہ آج کی رات وہ مبارک رات ہے جس میں جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیه وسلم اپنی والدہ کے شکم میں جلوہ فرما ہو چکے ہیں رب کعبہ کی قسم آپ دنیا کے امام اور اہل دنیا کے چراغ ہیں
(سمندری مخلوق نے آمد پر مبارکباد دی)
دنیا کے ہر ایک موجود بادشاہ کا تخت اس رات کی صبح کو الٹا پڑا ہوا دیکھا گیا اور ہر بادشاہ اس دن گونگا ہوگیا جس کی وجہ سے کوئی بات نہ کر سکا مشرق کے وحشی جانور مغرب کے وحشی جانوروں کی طرف خوشخبری دینے کے لیے دوڑے اور سمندروں میں رہنے والی مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی مبارکباد دی(رسائل میلار مصطفی صلی اللہ علیه وسلم)
ابن حبان اور حاکم نے سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا سے نقل کیا ہے پھر وھی کیفیت آن پہنچی جو ولادت کے وقت عورتوں پر ہوا کرتی ہے تو میں نےایک بڑی آواز سنی جس سے مجھے خوف ہوا تو میں نے دیکھا ایک سفید مرغ اپنے پروں سے میرے سینے کو مل رہا ہے تو میری خوف کی کیفیت جاتی رہی اور اس وقت ایك پیالہ جس میں سفید رنگ کا شربت تھا پینے کو دیا گیا جس سے مجھے سکون ہوگیا اور میں نے ایک مینارہ نور کا بلند دیکھا اور میں نے دیکھا چار عورتیں کہ ان کے قد گویا قبیلہ بنی عبدمناف کی عورتوں کی طرح تھے اور مستدرک میں ایک اور روایت میں ھے کھجور قامت تھیں میرے پاس آگئیں اور میں ان کی آمد پر حیران تھی تو ان میں سے ایک نے کہا میں حوا زوجہ آدم علیہ السلام دوسر ی نے کہا میں سارہ زوجہ ابراہیم علیہ السلام تیسری نے کہا میں آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہوں چوتھی نے کہا میں مریم بنت عمران والدہ عیسی علیہ السلام ہوں یہ عورتیں گویا حور عین ھیں حاکم و مواھب میں ھے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اللہ نے میری آنکھوں سے پردہ اٹھا دیااور میں نے زمین کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھا میں نے تین جھنڈے دیکھے کہ ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور خانہ کعبہ کی چھت پر نصب ہے مواھب میں ھے ولادت مبارکہ کی شب اور دن میں روئے زمین کے تمام بت اوندھے منہ گر پڑے شیاطین کا آسمان پر چڑھنا موقوف ہوگیا ہر گھر روشن ہوگیا اور کوئی جگہ ایسی نہ تھی جو منور اور جگمگا نہ رہی ہو اور تمام جانوروں نے بزبان فصیح کلام کیاآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشخبری سنائی یہاں تک کہ طائران مشرق نے طائران مغرب کو مبارکبادیں دیں ایک روایت میں ھے قریش کے گھروں کے ہرجانور نے بزبان فصیح کلام کیا آمد مبارک کی خوشخبری سنائی (مواھب لدنیہ)
(بوقت ولادت شام کے محلات چمك اٹھے)
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے یقینا" دیکھا یعنی سر کی آنکھوں سے حالت بیداری میں اور اس رات دیکھا جس رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے جنا ایک عظیم الشان نور نکلا کہ جس سے شام کے محلات چمک اٹھے حتی میں نے ان کو دیکھ لیا ایک روایت یوں آئی ہے کہ سیدتنا آمنہ رضی اللّٰہ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو جنم دیا تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا اس سے مشرق و مغرب کے درمیان تمام اشیاء روشن ہوگئیں

مواہب ابن حبان ابو یعلی اور حاکم میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہیں اور آسمان کی طرف انگلی اٹھائے ہوئے بحالت تضرع کچھ فرما رہے ہیں میں نے ایک سفید بادل دیکھا جس سے آپ میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے اور میں نے سنا کوئی کہہ رہا ہے کہ انہیں زمین کے مشارق و مغارب کی سیر کراؤ اور ایک روایت میں ھے کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ انھیں تمام انبیاء علیھم السلام کے اخلاق میں دو پھر مجھے آپ سبز ریشمی کپڑے میں لپٹے ہوئے قمر لیلۃالقدر کی طرح چمکتے نظر آئے اور جسم نازنین سے مشک و عنبر کی خوشبو مہک رہی تھی

(رحمۃللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت)

حضور پرنور شافع یوم النشور قائد المرسلین جناب رحمۃللعالمین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم 12 ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571 عیسوی بروز پیر صبح صادق کے ابھی بعض ستارے آسمان پر ٹمٹما رہےتھے چاند سا چہرہ چمکا تے کستوری کی خوشبو مہکاتے ختنہ شدہ ناف بریدہ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت درخشاں سرمگیں آنکھیں پاکیزہ بدن دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے سر پاک آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے دنیا میں تشریف لائے(المواھب الدنیہ .فتاوی رضویہ) "نثار تیری چھل پھل پر ہزار عیدیں ربیع الاول"

"سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے"

دنیا میں تشریف لاتے ھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اس وقت ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی "ربی ھبلی امتی" پروردگار میری امت کو بخش دے "رب ھبلی امتی کہتے ھوے پیدا ھوۓ "

"حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام "

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی کفر وظلمت کے بادل چھٹ گئے شاہ ایران کسری کے محل پر زلزلہ آیا اس کے چودہ مینارے گرگئے ایران کا جو آتش کدہ ایک ہزار سال سے شعلہ زن تھا وہ بجھ گیا دریائے ساوہ خشک ہو گیا کعبے کو وجد آ گیا اور بت سر کے بل گر پڑے

"تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا"

" تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا "

(شب قدر سے بھی افضل رات) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے شک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شب ولادت سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے جبکہ لیلۃالقدر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کردہ شب ہے جورات ظہور ذات سرور کا ئنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے مشرف ھو وہ اس رات سے زیادہ شرف وعزت والی ھےجو ملائکہ کے نزول کی بنا پر مشرف ہے (ما ثبت بالسنہ)

(عیدوں کی عید)

12 ربیع النور مسلمانوں کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جہاں میں شاہ بحروبر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی عید ہوتی نہ کوئی شب شب برات بلکہ کون و مکاں کی تمام تر رونق وشان اس جان جہاں رحمت عالمیاں سیاح لا مکاں محبوب الرحمن صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی دھول کا صدقہ ہے جب حضرت آدم علیہ السلام خلق ہوئے تو اللہ تعالی نے ان کی کنیت ابو محمد رکھی اور جب ان میں روح ڈالی گئی تو انہوں نے عرشی اعظم کی پیشانی پر لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا تو ارشاد ھوا "لولاک لما خلقتك" اگر محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا مزید ارشاد ہے "لولاک لما خلقت الافلاک" اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا اور مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ میں مزید ارشاد یوم منقول ہے "لولاك لما اظهرت الربوبيه" اگر محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرتا(حسن الاعتقاد فی ذکر المیلاد مع تحقیق البدعۃ)

"وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ھوں تو کچھ نہ ھو"

" جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے "(حدائق بخشش)

مواھب ابن حبان مستدرک میں ہے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی نشانی اس وقت دیکھ لی تھی جب آپ جھولنے میں چاند سے باتیں کرتے تھے اور انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے تو جس طرف اشارہ فرماتے چاند کا کنارہ ادھر جھک جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس سے اور وہ مجھ سے باتیں کر رہا تھا مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تو میں اس کی آواز سنتا تھا طبرانی اور بیہقی میں ھے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب مکہ پہنچیں تو ان کے ہمراہ ان کا شوہر اور ان کا بیٹا ضمرہ تھا ایک اونٹنی بھی تھی جو دودھ سے یکسر خالی تھی اور ایک کمزور ناتواں مادہ دراز گوش تھی جس کی سستی اور کمزوری کی وجہ سے ان کے ہمراہی دائیاں ان سے پہلے مکہ پہنچ کر بچے حاصل کر چکی تھیں اور انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ و السلام کے سوا کسی کونہ پایا تو اپنے شوہر سے کہا میں ان کے بغیر واپس نہیں جاؤں گی جب وہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا کے ھاں پہنچیں تو انہوں نے دیکھاآپ ایك خوب سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوشبوئیں مہک رہی ہیں میں آپ کو دیکھتے ہیں قربان ہوگئی اور جب میں نے آپ کو گود میں لیا تو آپ نے مسکرا کر مجھے دیکھا تو نگاہ مبارک سے نور ظاہر ہوا جو آسمان تک بلند ہو گیا میں نے داھنی جانب سے دودھ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایااور بائیں طرف سے قبول نہ فرمایا.

ابو یعلی ابن حبان حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ھے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جب میں نے آپ کو اپنی گود میں لیا تو فورا میری چھاتیاں بقدر ضرورت دودھ سے بھرآئیں میرا اپنا بچہ ضمرہ دودھ کی کمی اور بھوک کی وجہ سے سوتا نہ تھا اب دونوں نے خوب جی بھر کر پیا اور سو گئے وگرنہ میری چھاتیوں میں اتنا دودھ نہ تھا جو بچہ کے لئے کافی ہوتا اور نہ ہی ہماری اونٹنی اس قابل تھی کہ اس سے بچے کو پلایا جا سکے اب جب ھم آپ کو لے کر واپس لوٹے تو میرے شوہر نے دیکھا کہ اونٹنی کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے اور انہوں نے دودھ دوھا اور ہم سب نے خوب سیر ہو کر پیا اور وہ رات پر سکون گزری اور جب درازگوش پر سوار ہوئی تو واللہ وہ اتنی تیز چلنے لگی کہ ہمراہی عورتوں کا کوئی درازگوش اس کا مقابلہ نہ کر سکا ساتھی عورتیں بولی ابی ذویب کی

بیٹی ذرا ٹھہر تو کیا یہ تیری وہی درازگوش ہے تو میں نے کہا ھاں بالکل وھی ھے مگر اس فرزند کی برکت نے اسے قوی کردیا ہے ان کی بڑی شان ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ھیں پھر میں آپ کو لے کر بیت اللہ کے سامنےحاضر ھوئی تو دراز گوش نے تین سجدے کیے اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر چلا تو جب میں بتوں کے سامنے سے گزری تو ھبل اور دوسرے بت تعظیما" جھك گئے اور جب حجر اسود کے پاس لے کر پہنچی تو حجر اسود اپنی جگہ سے نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے چمٹ گیا (ابن حبان)

ابو یعلی اور ابو نعیم حاکم ابن حبان نے روایت کیا ہے کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا جب آپ کو دودھ پلانے لگی تو چھاتیوں سے اتنا دودھ بہنے لگا جو دس بلکہ اس سے زائد بچوں کے لئے کافی ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کسی خشك وادی سے گزرتیں تو فورا"سر سبز شاداب ہو جاتی حلیمہ سعدیہ خود سنتی دیکھتی تھیں حجر و شجر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے اور درختوں کی شاخیں تعظیما" آپ کی طرف جھک جاتیں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہوگئیں قبیلے والے ایك دن مجھ سے بولے اۓ حلیمہ اس بچے کی برکتوں سے ہمیں بھی حصہ دو چنانچہ میں نے ایک تالاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اس تالاب کا پانی پلایا تو ان بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دودھ سے خوشحال اور مالدار ہوگی مزید حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ھیں میرا قبیلہ بنی سعد قحط میں مبتلا تھا اناج کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہو رہی تھیں جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قحط دور ہوگیا اناج کی تنگی دور ہو گئی زمین سرسبز ہوگی درخت پھلدار جانور فربہ ہوگئے میرا گھر روشن رہنے لگا ایک دن میری پڑوسن مجھ سے بولی اے حلیمہ تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے کیا تو اپنے گھر میں رات کو آگ جلایا کرتی ہے میں نے اس سے کہا یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے کی چمک ہے

(بکری نے آگے بڑھ کر سر مبارک پر بوسہ دیا)

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روزانہ سورج کی روشنی جیسا نور اترتا اور پھر نگاہوں سے غائب ہو جاتا ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں لئے ہوئے تھی چند بکر یاں قریب سے گزرئیں تو ان میں سے ایک بکری نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا (سیرت حلبیہ)

(آپ کی برکت سے جنگل ہرابھرا ہو جاتا)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا مزید فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکے کھیلنے کے لئے بلاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشادفرماتے مجھے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل تشریف لے جایاکرتے تھے ایک دن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا امی جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شان والے ہیں کیونکہ یہ جس جنگل میں جاتے ہیں وہ ھرا بھرا ہو جاتا ہے دھوپ میں چلتے ہوۓ ایك بادل آپ پر سایہ کرتا ہے ریت پر آپ کے قدم مبارک کا نشان نہیں پڑتا پتھر ان کے مبارک پاؤں تلے خمیر کی طرح نرم ہو جاتا ہے جس پر قدم مبارک کا نشان بن جاتا ہے اور جنگل کے جانور آتے ہیں اور ان کے قدم پر چوم کر چلے جاتے ہیں(الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح)

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن

اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

(قرآن اور محفل میلاد)

قرآن مجید نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلی محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اللہ تعالی نے منعقد فرمائی اس کی تفصیلات میں بتایا کہ اس اجتماع میں حاضرین و سامعین تمام انبیاءکرام تھے اس محفل کا موضوع فضائل و شمائل مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تھا انبیاء کرام علیہم السلام سے آپ کے بارے میں عہد لیا اور اس عہد پر انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ خود اللہ تعالی کی ذات بھی گواہ بنی:

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ترجمہ: اور یادکرو اس وقت کو جب اللہ تعالی نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب تمہیں کتاب وحکمت دے کر بھیجوں اس کے بعد تمہارے پاس وہ رسول آجائے جو تم پر نازل شدہ کتابوں کی تصدیق کرے تو تم نے ضرور بضرور ان پر ایمان لانا ہے اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنی ہے اور فرمایا کیا تم اقرار کرتے ھو سب انبیاء نے عرض کی ھم نے اس عہد پر ثابت قدم رہنے کا اقرار کیا اللہ تعالی نے فرمایا تو پھر ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواھوں میں شامل ہوں (سورہ آل عمران)

معلوم ھوا کہ ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے محفل کا انعقاد سنت الہیہ ہے اور سب سے پہلی محفل اللہ تعالی نے منعقد فرمائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی عظیم نعمت ہیں قرآن مجید نے انسان پر کی گئی مختلف نعمتوں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور انہیں بے حد و شمار کرتے ہوئے فرمایا

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کرسکتے (سورہ ابراہیم)

مگر اللہ تعالی نے کسی نعمت پر احسان نہیں جتلایا صرف اس عظیم نعمت پر احسان جتلایا جو اپنے حبیب کی صورت میں ھمیں عطا فرمائی :ارشاد فرمایا: یقینا" اللہ تعالی نے اپنا رسول بھیج کر مومنوں پر احسان کیا ہے (سورہ آل عمران)

(محفل میلاد سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے حضرت قتادہ نے اس روزہ کے بارے میں آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ دن میری ولادت کا دن ہے

(محفل میلاد و سنت صحابہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن لوگوں کے سامنے اپنے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے اور فرحت ومسرت کا اظہار فرما رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ کی عظیم نعمت ہونے پر اللہ کا شکر ادا کر رہے تھےاور آقا علیہ السلام پر درود و سلام بھیج رہے تھے اچانک حضور تشریف لے آئے اور دیکھ کر فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگی.

اعلی حضرت علیہ الرحمہ

کیا خوب فرماتے ھیں

"حشر تک ڈالیں گے ہم پیدایشِ مولاکی دھوم"
"مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے"
" خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا "
"دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے"

(چند دردمندانہ نصیحتیں)

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر جو غیر شرعی حرکات کی جاتی ان سے باز رہنا بہت ضروری ھے چراغاں دیکھنے کے لیے عورتوں کا بے پردہ نکلنا اور مردوں و عورتوں کا اختلاط گانے باجے ایك دوسرے پر رنگ پھیکنا جانداروں کی تصویریں آویزاں کرنا سیٹیاں بجانا شور و غل کرنا تالیاں بجانا ناچنا نچوانا لہذا ہمیں ان غیر شرعی اور گناہ والے افعال سے باز رہنا ہے اور اللہ جن کاموں سے ناراض ہوتا ہے ان سے بچنا بھی ہے اور اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی بچانا ہے اور ہمیں اللہ کا زیادہ سے زیادہ شکر کرنا ہے کہ ہم اللہ تعالی کے شکر گزار بندے بن جائیں

(محافل میلاد کے آداب)

تمام محافل میلاد میں باوضو شرکت کی جائے

سراپا ادب و احترام بن کر اللہ اور اس کے رسول کا ذکر کیا اور سنا جاۓ محافل میلاد میں سامعین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں زندگی گزارنے کا درس دیا جائے

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شورو غوغا بھنگڑا اور رقص اور سرور جیسے فضول اعمال کے ارتکاب سے بچا جائے تمام محافل میلاد کا انعقاد محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کے لئے ہو دکھاوا نمود و نمائش سے بچا جائے

محفل میلاد کے دوران ہر حال میں نماز پنجگانہ کی پابندی کی جائے محفل میلاد میں داڑھی منڈانے والے نعت خوانوں کو داڑھی شریف رکھنے اور سنت مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت کا خیال رکھنے کی تلقین کی جائے

محفل میلاد میں خالصۃ" لوجہ اللہ علماء کرام اور مشائخ عظام کے خطابات بھی کروائے جائیں

پیسے طے کر کے آنے والے نعت خوانوں سے بچا جاۓ

مسجد کےآداب ومسائل

تصنیف لطیف

محمد طاہر جاوید قادری نقشبندی
(امام وخطیب جامع مسجد تاجدین نیو مزنگ لاہور)

(انتساب)

میں اپنی اس علمی کاوش کو اپنے والدین کریمین اور اپنے استاذ محترم کے نام منسوب کرتا ہوں جن کے علمی فیضان سے یقینا" ایک عالم مستفیض اور مستفید ہو رہا ہے جن کا وجود مسعود مسلمانان عالم کے لیے باعث رحمت و مینارهٔ نورھے میری مراد ھیں جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت علامہ پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اور میرے محسن و مربی میرے رہنما میرے والدین کریمین

امد اللہ ظلھماعلی جمیع المسلمین والمسلمات

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین و علی الہ واصحابہ اجمین اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم:ارشاد باری تعالی ھے. ترجمہ:مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور نماز قائم کی اور زکوۃ دی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے بے شک وہ راہ پانے والوں سے ہونگے.

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مرد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ گھر میں اور بازار میں پڑھنے سے 25 درجے زاہد ہے اور یہ یوں ہے کہ جب اچھی طرح وضو کر کے مسجد کے لیے نکلا تو جو قدم چلتا ہے اس سے درجہ بلند ہوتا ہے اور گناہ مٹتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے تو ملائکہ برابر اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں جب تک اپنے مصلّی پر ہے اور ہمیشہ نماز میں ہے جب تک نماز کا انتظار کر رہا ہے (صحیح بخاری)

حدیث پاک: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کر کے فرض نماز کو گیا اور مسجد میں نماز پڑھی اس کی مغفرت ہوجائے گی(سنن نسائی)

حدیث پاک: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو مسجد کو صبح و شام کو جائے اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتا ہے جتنی بار جائے(صحیح مسلم)

حدیث پاک: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام مسجد میں جاتے تو یہ کہتے :أعوذباللہ العظیم و بوجھه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم:

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں اللہ عظیم کی اور اس کے وجہ کریم کی اور سلطان قدیم کی مردود شیطان سے (سنن ابی داوٗد)

حدیث پاک: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ مبغوض بازار ھیں (صحیح مسلم)

حدیث پاک: جس نے رضائے الہی کے لیے مسجد تعمیر کی اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا

(مسجد میں داخل ہونے کی دعا)

مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھ کر داخل ہو اور درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے: اللھم افتح لی ابواب رحمتك:ترجمہ: اے اللہ جل جلالہٗ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے.

(مسجد سے نکلنے کی دعا)

مسجد سے پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے.اللھم انی اسٔلك من فضلك ورحمتك:

ترجمہ: اے اللہ جل جلالہ میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں.

(مسجد میں کھانا پینا)

یاد رکھئے مسجد کے اندر کھانے پینے اور سونے کی شرعا" اجازت نہیں اگر اعتکاف کی نیت تھی تو ضمنا" کھانے پینے اور سونے کی اجازت بھی ہو جائے گی ردالمحتار فتاویٰ شامی میں ہے اگر کوئی مسجد میں کھانا پینا سونا چاہیے تو اعتکاف کی نیت کرے کچھ دیر ذکر اللہ جل جلالہ کرے اب چاہے تو کھا پی سکتا ہے

حدیث پاک: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہونگی تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ ان کو اللہ تعالی سے کچھ کام نہیں(شعب الایمان)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں مسجد میں مباح یعنی جائز بات کرنا مکروہ تحریمی ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے (مرقاۃالمفاتیح) مروی ہوا کہ ایک مسجد اپنے رب عزوجل کے حضور شکایت کرنے چلی کے لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے ہم ان مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے ہیں روایت کیا گیا ھے جو لوگ غیبت کرتے اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بونکلتی ہے جس سے فرشتے اللہ کے حضور ان کی شکایت کرتے ہیں.

سبحان اللہ جب مباح وجائز بات بلا ضرورت شرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ھیں تو مسجد میں حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا (فتاوی رضویہ) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ مجھے کسی نے کنکری ماری میں نے دیکھا تو وہ حضرت امیرالمومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے انھوں نے مجھ سے اشارہ کرکے فرمایا ان دو شخصوں کو میرے پاس لاؤ میں ان دونوں کو لے آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو عرض کی طائف سے فرمایا اگر تم مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمھیں ضرور سزا دیتا تم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو (صحیح بخاری)

مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے والعیاذ باللہ تعالی اللہ عزوجل ہمیں مسجد کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے(حدیث) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار والاتبار صلی اللہ علیه وسلم نے ارشاد فرمایا مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے (جامع الصغیر) شیخ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خس یعنی معمولی سا تنکایاذرہ بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خس یعنی معمولی ذرا پڑ جانے سے ہوتی ہے مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھناجس سے دھمك پیدا ہو منع ہے (فتاوی رضویہ) مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو نا پسند فرماتے اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور جماہی آے تو اسے حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے(فتاوی رضویه) مسخرہ پن ویسے هی ممنوع هے اور مسجد میں سخت ناجائز مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نه جائےُ بلكه آهسة سے رکھ دی جاۓ(فتاوی رضویہ) قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے یہ خلاف آداب دربار ہے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے پاؤں پھیلا لیا گوشہٗ مسجد سے ہاتف نے آواز دی ابراہیم بادشاہوں کے حضور میں یوں بیٹھتے ہیں فورا" پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے كه وقت انتقال هی پھیلے.(فتاوی رضویه): (حدیث پاک) ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور یہ که وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں (سنن ابی داؤد) (حدیث) حضور صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا جس نے پیاز لہسن یا گندنا (لہسن سے مشابہ ترکاری)کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اور فرمایا اگر کھانا ہی چاہتا ہو تو پکا کر اس کی بو دور کر لو (صحیح مسلم)مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسجد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک وہ بو باقی ہو(بہارشریعت) بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وہ میلے کچیلے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے آتے ہیں جس سے ان کے کپڑوں سے بدبو آرہی ہوتی ہے لہذا جب مسجد میں آئیں تو صاف ستھرے کپڑے پھن کر آنا چاهیے تاکه دوسرے نمازیوں کو بھی تکلیف نه هو اور نماز سے پہلے جب وضو کریں تو اچھی طرح مسواک کیجئے تاکہ منہ بھی صاف ہوجائے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جمعۃ المبارک کو مسجد نبوی شریف میں خوشبو کی دھونی دیا کرتے تھے حدیث پاک میں مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالنے اور مسجد کی صفائی کرنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ پاک اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا (ابن ماجہ) مساجد شعائراللہ یعنی دین کی نشانیوں میں سے ہیں لہٰذا ان کا ادب و احترام کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے مساجد کی آبادی جس طرح ان میں نماز پڑھنے اور دیگر ذکرواذکار کرنے سے ہوتی ہے ایسےهی انہیں پاک و صاف رکھنے سے بھی ہوتی ہے اللہ تعالی ہمیں مسجد کی صفائی ستھرائی کرنے کی توفیق عطا فرمائے مسجد کی تعظیم و احترام اور تطہیر وتنظیف یعنی اس کو پاک صاف رکھنا ہر مسلمان پر واجب ہے: (مسجد میں سوال کرنا کیسا). مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا منع ہے اور ایسے سائل کو دینا بھی جائز نہیں جیسا کہ صدر الشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور سائل کو دینا بھی منع ہے اعلی حضرت نے فرمایا جو مسجد کے سائل کوایك پیسه دے وہ ستر پیسے راہ خدا میں اور دے كه اس پیسه کے گناہ کا کفارہ ھوں (چھوٹے ناسمجھ بچوں کو مسجد میں لانا): چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں لانے کی حدیث پاک میں ممانعت آئی .نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسجدوں کو بچوں پاگلوں خریدوفروخت جھگڑے آواز بلند کرنے حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے بچاؤ ان کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن مساجد کو دھونی دو(ابن ماجہ) عموما" مشاہدہ یہی ہے کہ جب چھوٹے بچے مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو آپس میں شرارت شروع کر دیتے ہیں نمازیوں کے آگے سے گزرتے اور خوب اودھم مچاتے هیں نیز دوران نماز بسا اوقات رونا شروع کر دیتے ہیں جس سے نماز میں زبردست خلل آتا ہے اور مسجد کا تقدس پامال ہوتا ہے کبھی کبھار تو مسجد میں پیشاب کر دیتے ہیں ان ساری باتوں کا وبال بچوں کو مسجد میں لانے والے پر آتا هے جبکه وہ لانے والا بالغ هو لہذا چھوٹے بچوں کو ہرگز مسجد میں نہ لایا جائے آخر میں اللہ تبارک و تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں مساجد کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم